مدیر کے نام

محمد شکیل ' ٹوبہ ٹیک سنگھ

'ووٹ کی شرعی حیثیت' (دسمبر ۲۰۰۷ء) ایک اہم مسئلہ ہے۔ پاکستان میں بہت سے لوگ ووٹ کے ذریعے تبدیلی کو کارِلا حاصل اور مغربی طریقہ سمجھتے ہیں۔ راے عامہ ہموار کیے بغیر بزورِ طاقت شریعت نافذ کرنے کی سوچ کبھی 'لال مسجد تحریک' اور کبھی 'تحریکِ نفاذِ شریعت محمدی' کی شکل میں سامنے آرہی ہے۔ نتائج سب کے سامنے ہیں۔ 'مغربی دانش وروں کا احساسِ شکست' (دسمبر ۲۰۰۷ء) میں خوش کن اور اُمید افزا پہلو سامنے آیا ہے لیکن ناول نگاروں کا مقصد یورپ وامریکا میں خوف و ہراس پھیلانا معلوم ہوتا ہے اور راے عامہ کو اِس بات پر آمادہ کرنا کہ اسلامی انقلاب کی تحریک کو ابھی سے کچل ڈالو۔ اِس قسم کی تحریریں اور فلمیں کس قسم کے اثرات مرتب کررہی ہیں اور اسلام کے بارے میں کیا کیا منفی تاثرات پھیلا رہی ہیں ان کا مطالعہ و تجزیہ بھی آنا چاہیے۔

ڈاکٹر اختر حسین عزمی ' پتوکی

'ووٹ کی شرعی حیثیت' (دسمبر ۲۰۰۷ء) کے مسئلے پر تا حال اس چیز کی ضرورت ہے کہ تفصیل سے بحث کی جائے۔ اس موضوع پر اجتہادی آرا میں اختلاف ایک فطری امر ہے۔ بایں ہمہ ووٹ کے کلچر یا جمہوری عمل کے موجودہ چلن کی مخالفت کرنے والوں کو گمراہ کن قرار دینا بھی سوچ کا نمایندہ حریت فکر کے منافی ہے۔

شفیق الرحمٰن ہاشمی ' قصور

'اقبال اور جوانانِ ملّت' (دسمبر ۲۰۰۷ء) میں راہِ عمل متعین کرنے کے لیے رہنمائی ہے۔ اس مضمون میں علامہ اقبال کے اکبرالہ آبادی کے نام ایک خط کا ذکر کیا گیا ہے جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ کوئی قابل نوجوان جو ذوقِ خداداد کے ساتھ قوتِ عمل بھی رکھتا ہو مل جائے جس کے دل میں اپنا اضطراب منتقل کردوں۔ معروف مسلم لیگی رہنما اور کالم نگار م-ش نے ایک موقع پر یہی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا تھا: ''اور وہ نوجوان انھیں مولانا مودودی کی صورت میں مل گیا، جسے انھوں نے لاہور آنے کی دعوت دی''۔

حسین بخش جاکھرانی ' حیدرآباد

'اقبال اور جوانانِ ملت' (دسمبر ۲۰۰۷ء) کے مطالعے سے اقبال کی نوجوانوں سے توقعات اور ان کے لیے پیغام تو سامنے آتا ہے مگر تشنگی باقی رہتی ہے۔ ضرورت ہے کہ عصرِ حاضر میں اقبال کے افکار، شاعری اور نثر سے نوجوانوں کو آگاہ کرنے کے لیے انتخاب پر مبنی ایک جامع، مؤثر اور مختصر کتاب تیار کی جائے۔